دارالافتاء
جامعہ مدنیہ لاہور

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالواحد زید مجدہم
مدرّس و نائب مفتی و فاضل جامعہ مدنیّہ

سوال: ہم لوگ دبئی میں شیخوں کے ہاں کام کرتے ہیں ہر چیز مہیّا ہے۔ ساڑھے نوسو درہم تنخواہ ہے رہنے کی جگہ، خریدنے کی کچھ ضرورت نہیں، سامان کھانے اور استعمال کے لیے ملتا ہے مگر ہم لوگ جو بچتا ہے وہ بیچ دیتے ہیں، اُن کو معلوم ہو تو اچھا نہ سمجھیں مگر ہم لوگ غریب ہیں انڈیا سے آئے ہوئے اور پاکستانی بھائی بھی گھی، صابن، تیل، چاول، گوشت چائے کی پتی، دُودھ فروٹ مُرغی آٹا ڈیٹول بف باف نل کا پانی پی کر پانی کی بوتلیں وغیرہ سب فروخت کر دیتے ہیں تفصیل طلب مسئلہ یہ ہے کہ یہ حرام تو نہیں ہے اور کچھ لوگ ہم ہی میں کے ایک دو جو شیخوں ہی کے نوکر ہیں ایجنٹی بھی کرتے ہیں ہم لوگوں سے سستا خرید کر بازار میں تھوڑا مہنگا بیچ ڈالتے ہیں۔ اور سب کی نوکریاں بھی ہیں، تفصیل طلب مسئلہ یہ ہے کہ یہ سب اسلام میں جائز ہے کہ ناجائز ہے ویسے ہم لوگ یہاں پر حرام ہی سمجھ کر کرتے ہیں مگر عادت ہوگئی ہے تھوڑا پیسہ مل جاتا ہے مہربانی فرما کر دلیل کی روشنی میں جواب سے نوازیں عنایت ہوگی۔

جواب: اگر مالکان وہ اشیاء صرف ضرورت کے لیے استعمال کرنے اور کھانے کے لیے دیتے ہیں اور باقی جو بچے وہ اُن ہی مالکان کی ملکیت ہوتی ہے تو ظاہر ہے کہ پھر ان بچی ہوئی اشیاء کو یا ان اشیاء کو بچا کر فروخت کرنا جائز نہیں اور وہ حاصل ہونے والی آمدنی بھی حرام ہوئی۔

اور اگر مالکان ان استعمال کی اشیاء کا اپنے ملازم کو مالک بنا دیتے ہیں کہ وہ جتنا چاہے استعمال کرے اور باقی کا جو چاہے کرے تو فقط اس صورت میں باقی کو بیچ کر ملازم اس کی قیمت اپنے پاس

رکھ سکتا ہے، اگر پہلی صُورت ہے تو پھر غربت اور عادت حرام کھانے اور کمانے کے لیے اسباب اور وجہ جواز نہیں بن سکتے۔ آخرت کی فکر کو مقدم رکھیں اور دُنیا کی ناپائیداری اور بے ثباتی کو نہ بھولیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال: قرآن و سُنّت کی روشنی میں یہ بتائیں کہ ٹیلی ویژن دیکھنا کہاں تک جائز ہے، جبکہ اس میں بہت سے تعمیری اور اصلاحی پروگرام دکھائے جاتے ہیں۔ جن میں ڈرامے بھی شامل ہیں۔ زیادہ تر ڈرامے سبق آموز اور مقصدی ہوتے ہیں جن میں معاشرے کی اچھائیوں اور بُرائیوں کو اُجاگر کیا جاتا ہے اور بعض اوقات آدمی اتنا متأثر ہوتا ہے کہ اچھائیوں کو اپنا کر نیکی کی طرف گامزن ہو جاتا ہے دوسری طرف قرآن کی رو سے عورت کے لیے نامحرموں سے پردہ ہے اور جبکہ ڈراموں میں اس حُکم کی صریحًا خلاف ورزی ہوتی ہے ظاہر ہے کہ جب ایک عورت نامحرموں کے سامنے بے پردہ ڈراموں میں کام کرتی ہے۔ اس کا ایسا کرنا گناہ ہے اور پھر تو اس کا دیکھنا بھی گناہ ہُوا۔ تو کیا ہم تعمیری، اصلاحی، مقصدی، تعلیمی تمام پروگرام محض اس لیے چھوڑ دیں کہ ایک عورت نامحرموں کے سامنے بے پردہ کام کرتی ہے، یا پھر ہم اُنہیں بدستور دیکھتے رہیں اور اُن سے اچھائی اور برائی میں تمیز کرنا سیکھیں۔

آپ مجھے حتمی طور پر قرآن اور سُنّت کی روشنی میں یہ بتائیں کہ ہمیں ڈرامے وغیرہ دیکھنے چاہئیں یا نہیں، یا پھر صرف اسلامی پروگرام یعنی تفہیمِ دین، دینِ رحمت اور فہم القرآن جیسے پروگرام دیکھ سکتے ہیں۔

جواب: ٹیلی ویژن کی جو موجودہ صورتِ حال ہے اس میں دیکھنا جائز نہیں۔ صحیح ہوگا کہ اس میں کچھ اصلاحی اور تعمیری پروگرام دکھائے جاتے ہیں، لیکن اس بات سے تو اختلاف نہ ہوگا کہ اس میں مفاسد اور بُرائیاں بھلائیوں کی نسبت زیادہ ہیں اثمھا اکبر من نفعھما۔ اور یہ قرآن ہی سے سبق ملتا ہے کہ نفع کے مقابلے میں مفاسد اور خرابیوں سے بچنا زیادہ ضروری ہے۔ نفع تو اور جائز طریقوں سے بھی حاصل کیا جا سکتا ہے، ٹیلی ویژن کی خرابیوں میں صرف بے حجابی ہی نہیں سازو باجا بھی ہے تصویر سازی بھی ہے اور اُن کے علاوہ گانا بے حیائی اور حیا سوز مناظر اور فحاشی بھی ہے۔

اصلاح کی غرض سے اہلِ حق باعمل اور متدین علماء کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔ صحابہ کرام اور دیگر اکابرینِ اُمّت کے احوال پڑھیں، موقع مل جائے تو صحیح عقیدہ علماء کا کوئی وعظ و بیان سُن لیں؛ فضائل اعمال اور فضائلِ صدقات (مولانا زکریا رحمہ اللہ کی لکھی ہوئی) کتابیں تو ہر جگہ میّسر ہیں۔

یہ بات ضرور مدِنظر رہے کہ اصلاح کے لیے جو طریقہ اختیار کیا جائے اس کا بھی شرعی حدود کا پابند ہونا نہایت ضروری ہے۔

سوال: بچّے ہر قسم کے کھلونوں سے بہت شوق سے کھیلتے ہیں جن میں مختلف قسم کی گیمز اور وڈیو گیمز وغیرہ کمپیوٹر وغیرہ شامل ہیں۔ ظاہر ہے ان سے کھیلنا تو کوئی گناہ نہیں، لیکن ایسے کھلونے جو جانوروں کی شکل کے ہوتے ہیں اور لڑکیاں جو گڑیوں سے کھیلتی ہیں انہیں گھر میں رکھنا چاہیے یا نہیں۔ آج کل زیادہ تر ایسے کھلونوں کی بھرمار ہے۔

آپ مجھے قرآن وسُنّت کی روشنی میں بتائیے کہ ان کھلونوں کا گھر میں رکھنا اور بچّوں کو اُن سے کھیلنے دینا کہاں تک جائز ہے۔

جواب: ایسے کھلونوں سے کھیلنا اور اُن کو اپنے پاس گھر میں رکھنا جائز نہیں ہے جو جانداروں کی شکل کے ہُوں خواہ انسانی شکل کے ہوں یا حیوان کی شکل کے ہوں۔

سوال: گورنمنٹ ہر سال غریب لوگوں کو (جہاں تک میرے علم میں ہے) حج پر بھیجتی ہے تو کیا اس طرح حج کا فرض ادا ہوجاتا ہے۔ یعنی اس طرح حج کرنا جائز ہے، اگر جائز ہے تو کیا میں حج کر سکتی ہُوں۔

کیونکہ میری خواہش ہے کہ میں جوانی میں حج کروں۔ میرے چھوٹے چھوٹے چار بچّے ہیں سب سے چھوٹا بچّہ تین چار سال کا ہے۔ فی الحال میرے شوہر کے اتنے وسائل نہیں ہیں کہ ہم حج کرسکیں۔ مستقبل کے بارے میں مَیں کچھ نہیں کہہ سکتی، لیکن میری دلی خواہش ہے کہ مَیں جوانی میں حج کروں اور اپنے پچھلے گناہوں کی معافی مانگ سکوں، آپ مجھے بتائیے کہ مَیں اس طرح حج کرسکتی ہوں اگر مَیں اور میرا شوہر حج کرلیں تو کیا ہمارا حج اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قابلِ قبول ہوگا یا نہیں۔ قرآن و سُنّت کی روشنی میں مجھے اس کا جواب ضرور دیجیے

۳۔ اس طرح سے کیا ہُوا حج صحیح ہے البتہ عورت کے ساتھ محرم کا ہونا شرط ہے۔ بغیر محرم کے

حج کے لیے بھی نکلنا صحیح نہیں۔

سوال : آبادی کے اضافے میں کمی کرنے کے لیے حکومت عوام کو خاندانی منصوبہ بندی پر عمل کرنے کی ترغیب دیتی ہے اور اس کے طریقے اپنانے پر زور دیتی ہے۔ اس کے بارے میں قرآن و سُنّت کی روشنی میں بتائیں کہ یہ کہاں تک جائز ہے

میرا اپنا مسئلہ یہ ہے کہ میری جسمانی صحت بہت کمزور ہے۔ ڈاکٹر کو دکھایا تو اُس نے بتایا کہ میرے اندر خون کی شدید کمی ہے جس کے لیے ڈاکٹر نے مجھے دوائیں وغیرہ لکھ کر دی ہیں تاکہ خون کی کمی کو کنٹرول کیا جائے۔ لیکن اس کے ساتھ لیڈی ڈاکٹر نے مجھے یہ مشورہ بھی دیا ہے کہ میں اب مزید کوئی بچہ پیدا نہ کروں۔ (میرے چار بچے ہیں تین بیٹے اور ایک بیٹی) اور اگر میرے ہاں پانچواں بچہ پیدا ہوگیا، تو مجھے کینسر کا خطرہ ہے بہرحال مجھے سختی سے اس پر پابند رہنے کے لیے کہا ہے۔

اَب آپ مجھے قرآن و سُنّت کی رو سے یہ بتائیں کہ میں اس پر پابند رہنے کے لیے خاندانی منصوبہ بندی پر عمل کر سکتی ہوں یا نہیں۔ ان تمام سوالات کے جوابات دے کر میری پریشانی دُور کیجیے۔ بے حد مشکور ہوں گی۔ آپ کے لیے دعاگو۔

جواب: اگر صحت اتنی کمزور ہو کہ فی الوقت حمل کو برداشت کرنا دشوار ہے تو صحت کی بحالی تک کوئی مانع حمل طریقہ اختیار کیا جا سکتا ہے۔

مستقل بندش کا طریقہ محض جسمانی کمزوری کی بنا پر اختیار کرنا ناجائز ہے۔ کینسر کے خطرہ کی بات محلِ نظر ہے کسی اور دیندار لیڈی ڈاکٹر سے معائنہ کرا کر کینسر کے خطرہ کے بارے میں اُن کی رائے لیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

"انوارِ مدینہ" میں

اشتہار

دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے